60th Kerala School Kalolsavam, Nov 28 - Dec 1, 2019 _ Kasaragod

Item Code: 648 Participant Code: 13

ندی ناراض ہے

بڑی مدتوں سے انتظار ہے ندی کیوں ناراض ہے
لگتا ہے یہ لپٹی ہوئی دھوپ کا کچھ راز ہے.

او خدایا یہ منظر گزر رہا ہے ہم کسانوں پر بڑا بھیانک
نہ جانے ہم سے کیا خطا ہوئی ہے ندی ناراض ہوئی ہے اچانک.

وہ ہر اک جاندار بلکہ پانی کے اک قطرے کو ترستی ہے.
وہ انتظار میں ہیں کہ کب ہم پر رحمت خداوند برستی ہے.

الٰہی تو اپنی رحمت کا قطرہ برسا دے ناراض ندی میں
نہ جانے ہم پہ کیسا امتحان ہے نہ جانے کیسی راز ہے ہماری ندی کا ظلموں کا.

وہ ہمارے لہلہاتے کھیت بنجر زمینوں میں بدل گئے ہیں
یہ کیسا کسانوں پر بے رحمی سے خنجر چلا ہے جو ندی میں پانی بدل گیا ہے.

پتا چلا کہ لغزش یہ تھی ہماری کہ ہم نے خود ہی سے ندی کو ٹھکرا دیا تھا
وہ کوڑا کچرا وہ بچا کچا گندا ڈالا تھا نہ پھر رب نے بھی ہمیں تڑپایا تھا.

بے قدر کو خود آگہی ہے اور اپنی سزا بھی پاتی ہے.
بن پانی کے تشنگی کی شدت میں چوٹ کھاتی ہے.

چرندوں پرندوں سے کیا میں نے سوال کہ کیا ہے آپ کا حال
عرض ہوتی ماں کہ ندی ہے ہم سے ناراض پیاس کی شدت میں ہے برا حال

وہ چھوٹی ندی جو ناگن کی طرح کھیتوں کو سینچواتی تھی.
بچوں اور کسانوں کو اپنی طرف زور سے پکارتی تھی.

(Note: Graded articles may be published in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).

پائے تجھے ہم تجھ سے غذا رب نے بخشی ہے تجھ میں ایسی ادا

جو ہمیں حاصل ہو تجھ سے ضرورتیں یوں ہی ہیں ہم تجھ پہ فدا

سوکھ گئے ہیں ہمارے گلے ایسی حالت ہے تشنگی

تیری اک گھونٹ کو ہم ترستیں بن تیرے محال ہے زندگی

تیرے دم سے جی رہی ہیں ہزار بستیاں

تیرا انتظار کر رہی ہیں ہزار بستیاں

تو ایسی شباب رحمت ہے جو بجھائے ہر اک شے کی تشنگی

تو رب کی ایسی عطا ہے جو پائے ہر اک شے تجھ سے زندگی

تیرا اک قطرہ بخشے رونق ہریالی اس دنیا کو

جو چھو جائے اس دل کو ایسی ہے پالی تو نے دنیا.

منظر صبح کو سورج نے تیری تجھ پہ پیلی سی جھلک ماری

تجھ میں وہ رنگت سمائی میرے دل نے جو پائی ایسی اتنی فلک پر.

خدارا، اے ندی اب تو مان جا اب تو لوٹ کے آجا

تیری قدر معلوم چلی ہے دل میں لگی جب چوٹ آ سی.

خطا ہوئی ہے ہم سے کہ ہم نے تجھے پاک نہ رکھا

معاف کر دے، اب تو آجا ہروں کی قطار میں کھاں ہند پر

وعدہ ہے تجھ سے ہم سنبھال رکھے گئے تجھے صاف و شفاف

تیری نہ کریں گے بے قدری ایسے رکھیں گے ہم تجھے صاف و شفاف

پھر یہ دیکھا گیا ہے انسان نے کہ وہ تجھ سے ٹوٹ گئی ہے وہ ندی

یاد آتی ہیں وہ لہریں جس کے خاطر روتی آنکھیں ٹوٹ جاتی تھی۔

اے ندی، وہ کڑی دھوپ میں جب تیری آغوش میں غوطہ لگاتا تھا

سکون کو ملتا تھا یوں کہ راحت دل نے پائی پھر کیوں روتا ہے اسرار

تیری شہرت سکھا دیں گے تیری تعظیم سکھا دیں گے دنیا میں

تیری عزت دکھا دیں گے تجھے تسلیم کرنا دنیا کو سکھا دیں گے۔

تجھے ہم آلودگی سے محفوظ رکھیں گے تجھے ہم دنیا میں مضبوط رکھیں گے

تیری لہروں کو قطاروں میں بہنا خواہش ہے دیکھیں میری آنکھیں